السلام علیکم

مولانا صاحب، میں نیشنل بینک آف پاکستان میں 2008 میں ایک نوجوان بھرتی پروگرام کے تحت ملازم ہوا۔ اسوقت سے اب تک میں بینک کے انتظامی امور والے ڈیپارٹمنٹ میں بطور آئی ٹی (I.T) افسر کام کر رہا ہوں۔

میرے دائرہ کار درج ذیل ہے۔

- بینک کے مواصلاتی / رابطہ نظام کی دیکھ بھال
- بینک کے ATM مشینوں کی دیکھ بھال
- کمپیوٹر سسٹم کی دیکھ بھال اور مرمت
- اعلیٰ افسران کو I.T کے بارے میں مشورے دینا۔

میرا کام بینک کے کمپیوٹر نظام اور رابطہ سسٹم کو دیکھنا ہے۔ بینکاری کے اور کسی کام کی نہ تو مجھے سمجھ ہے اور نہ مجھ سے وہ کام لیا جاتا ہے۔ میرا ڈپازٹ اور کھاتہ داروں کے ساتھ کوئی براہ راست تعلق نہیں۔

میرے ذہن میں اور لوگوں کی باتوں سے کئی سوال اٹھتے ہیں۔ مجھے اکثر بار ... قربانی میرے ساتھ لوگ کرنے میں کتراتے ہیں، اس بارے میں کیا کروں۔

میں مہربانی کرکے دینی اور شرعی حیثیت بتائیں۔

1. کیا میری نوکری شرعی اعتبار سے جائز ہے؟
2. اگر نہیں ہے تو کیا مجھے اپنے لیے کوئی دوسرا کام دیکھے بغیر اسکو چھوڑ دینا چاہیے؟
3. میرے لیے آپ کیا تجویز کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلياً

(۱-۲-۳)۔۔۔آپ نے سوال میں اپنے ملازمت کی جو تفصیل ذکر کی ہے اس میں ذکر کردہ کام جائز ہیں اور مذکورہ بینک جو سودی معاملات کررہا ہے اس میں آپ کا براہ راست تعاون شامل نہیں ہے لہذا آپکی مذکورہ ملازمت کی گنجائش ہے اور بینک کے مخلوط مال سے اس ملازمت کی تنخواہ لینا بھی شرعاً جائز ہے۔البتہ آپ سودی بینک کے علاوہ کسی دوسرے ادارے میں ملازمت کرلیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

(۴)۔۔۔اگر آپ اپنی اس جائز ملازمت کی تنخواہ سے قربانی میں حصہ لیتے ہیں تو دیگر لوگوں کے لیے آپ کو قربانی میں اپنے ساتھ شریک کرنا جائز ہے۔

احكام القرآن للتهانوي (ج ۳ / ص ۸۱)

وهذا كله إذا كان سببا قريباً باعثاً وجالباً للمعصية كسب الآلهة الباطلة وضرب النساء بأرجلهن وخضوعهن في الكلام فإن هذه كلها أسباب جالبة للمعصية فتعد أسبابا قريبة وأما إذا كان سببا بعيدا كبيع العصير لمن يتخذه خمرا أو اجارة الدار لمن يتعاطى فيها بالمعاصي وعبادة غير الله فإن لم يعلم بقصد المشتري والمستجير، وعايعمل فيه جاز بلا كراهة وإن علم ذالك كره تنزيهاً، فإن هذا البيع والإجارة ليس سببا جالبا وباعثا للمعصية كسب الآلهة وضرب النساء بالأرجل ما لم ينو أو يصرّح بعمل المعصية ، نعم! بعد العلم بما يعمل لا يخلو عن شيء من التسبب للمعصية ولو بعيداً فكان التنزه عنه أولى.

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الغصب، الفصل التاسع 16:509

غصب عشرةَ دنانير، فألقى فيها ديناراً، ثمّ أعطى منه رجلاً ديناراً، جاز، ثمّ ديناراً آخر، لا.................. واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد عارف خان
محمد عارف خان
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۷/جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ
۲۸/اپریل ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۷-۶-۳۴ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۷/۶/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی
۱۹/۶/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
۱۸-۶-۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
۲۰-۶-۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۱۹ جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب
۱۹-۶-۱۴۳۴